السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(یہ فتوی ایک ٹریکٹ کی شکل میں کلکتہ سے شائع ہوا تھا اس کے شروع میں " عبداللہ حنفی بہاری ثم عظیم آبادی " کے قلم سے ڈیڑھ صفحے میں اس فتوی کا پس منظر بیان ہوا ہے م پھر مذکورہ سوال کا ایک جواب ان ہی کا تحریر کردہ ہے جس کی تصدیق مولانا عبداللہ غازی پوری ' مولانا عبدالمنان وفا غازی پوری اور مولانا محمد اسحاق غازی پوری نے کی ہے ، پھر دوسرا جواب مولانا شمس الحق عظیم آبادی کے قلم سے ہے جو یہاں درج کیا جارہا ہے)

ایک شہر میں چند جگھوں میں جمعہ کی جماعت جائز ہے یا نہیں ؟ قدیم جامع مسجد کے نزدیک دوسری جامع مسجد اور جمعہ کی جماعت قائم کرنی جس سے جامع مسجد قدیم کی جماعت مں تفرق اور نقصان واقع ہو جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نحمدہ ونصلی ۔ ایک شہر میں بغیر عذر شرعی کے متعدد جگہ نماز قائم کرلینے اور محض اپنی کسل اور ہوائے نفس وتغافل سے مسجد جامع میں نماز جمعہ کے واسطے مجتمع نہ ہونا خلاف سنت مطہرہ رسول اللہ ﷺ وخلاف عمل وطریقہ خُلفائے راشدین وصحابہ کرام رضوان اللہ کے ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک وخلفائے راشدین کے عہد رشد میں یہی طریقہ تھا ، بلکہ لوگ ماموتھے کہ مدینہ منورہ اور اطراف مدینہ منورہ کے سب مکلفین مسجد نبوی میں مجتمع ہوکر ادائے نماز جمعہ کریں ۔ جیساکہ حافظ ابن المنذر نے کتاب الاشراف میں اور حافظ بیہقی نے کتاب المعرفة میں اور شیخ الاسلام ابن حجر نے تلخیص الجبیر میں لکھا ہے لیکن بایں ہمہ تعدد جمعہ سے ادائے فرض میں نقصان نہیں لازم آوے گا ، یعنی ان لوگوں کی نماز جمعہ ادا ہو جاوے گی ۔ مگر ترک سنت موکدہ کے گناہ سے بری نہیں ہوں گے ۔ اور تفصیل اس امر کی رسالہ جواز تعدد الجمعة للحافظ ابن حجر میں ہے ، اور کسل وتغافل سے نہیں بلکہ خاص تفریق جماعت کی غرض سے ایک مسجد جامع کے قریب یا بعید دوسری مسجد جامع مقرر کرکے وہاں نماز قائم کرنا بالکل ناجائز ومخالف کتاب اللہ تعالیٰ ہے ، کیونکہ یہ تفریق جماعت فساد فی الدین ہے ، وقال اللہ تعالیٰ : وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا اور جہاں پر عذر شرعی موجود ہو' اور فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو' اور اذیت پہنچنے کا خوف ہو' جیسے زمانہ پر آشوب میں جماعت احناف کو جماعت اہلحدیث کے ساتھ مخاصمت ومخالفت ہو رہی ہے تو ایسی حالت میں ایک ہی مسجد جامع میں مجتمع ہوکر نماز جمعہ ادا کرنے میں مجبوری ہے ، پس عدم حضوری جامع مسجد سے ترک سنت موکدہ کا مواخذہ ان جماعت اہل حدیث پر نہ ہوگا ، بلکہ جماعت احناف پر ہوگا ، جیساکہ حضرت عثمان زمانہ فتنہ میں مسجد نبوی کی حاضری سے مجبور رہے اور بخوف اعداء اپنے مکان ہی میں محصور رہے لیکن ان جماعت اہل حدیث کو باہم ایک ہی مسجد جامع میں مجتمع ہوکر ادائے جمعہ کرنا ضرور ہے ۔ اور متعدد جگھوں میں مختلف جماعتیں قائم کرلینا جائز نہیں ہے ۔ اس میں بھی ترک سنت موکدہ کا مواخذہ باقی رہے گا ۔

بس اسعد الناس اور عامل بالحدیث اور سابق الی الخیرات وہ شخص ہے جو اس سنت نبویہ کی اشاعت میں کوشش کرے ، اور بعد امانت کے اس کو جاری کرے کیونکہ فی زماننا تعدد جمعہ وعدم حاضری جامع مسجد کی لوگ کچھ پرواہ نہیں کرتے واللہ اعلم بالصواب

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص184

محدث فتویٰ